تصنیف

امام اہل سنت علامہ ابو شکور محمد بن عبد السعید سالمی کشی

ترجمہ

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ
ابوالبرکات سید احمد قادری
خلیفہ امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ)
۳۸۔ اردو بازار لاہور

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ (البقرۃ ۲۸۵)

سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو

علمِ عقائد کی وہ قدیم ترین کتاب جس کے مصنف حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری
کے ہم عصر تھے، امام ربانی مجدد الف ثانی نے اس کے حوالے دیئے
اور بابا فرید الدین گنج شکر اس کا درس دیا کرتے تھے (رحمہم اللہ تعالیٰ)

تمہید ابو شکور سالمی رحمہ اللہ تعالیٰ

تمہید

تصنیف

امام اہلِ سنت علامہ ابو شکور محمد بن عبد السعید سالمی کشی رحمہ اللہ تعالیٰ
پانچویں صدی ہجری کے نصف آخر کے عظیم عالم

ترجمہ

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری
خلیفۂ امام احمد رضا قادری بریلوی رحمہما اللہ تعالیٰ

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

تصحیح : حافظ محمد اکرم ساجد، عبدالقیوم
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : جمادی الاول 1428ھ / جون 2007ء
الطبع الثانی : صفر 1430ھ / فروری 2009ء
قیمت : -/220 روپے

Farid Book Stall
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

چھٹا باب
رسولوں پر نزولِ وحی کے اثبات کا بیان

اس میں بیس قول ہیں۔

پہلا قول
اس بیان میں کہ وحی کا نازل کرنا اور پیغامبروں کا بھیجنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بمقتضائے حکمت ضروری ہے

حضرت ابوشکور سالمی نے فرمایا: جاننا چاہیے کہ شریعت میں وحی اور پیغمبروں کا بھیجنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بمقتضائے حکمت واجب ہے اور اس کا ترک قبیح ہے پھر تمام مسلمانوں کے نزدیک رسالت ثابت' قائم اور صحیح ہے اور اس پر یہود و نصاریٰ نے بھی اتفاق کیا ہے۔

اور ایسے ہی مجوس نے متنبّی (جھوٹا مدعیٔ نبوت) کی پیروی کی جس کا نام زردشت ہے پھر باوجود اسلام کا انکار کرنے کے اس پر متفق ہیں کہ وحی ثابت اور جائز ہے کیونکہ کہ وہ متنبّی کے پیرو ہیں۔

بہر کیف ان کی متابعت سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ وہ وحی کو جائز مانتے ہیں' اس کو عنقریب ہم ذکر کریں گے اور بعض لوگوں نے وحی کا انکار کیا ہے اور وہ وہمیہ اور فکریہ ہیں' ان کا کہنا ہے کہ وحی ناجائز ہے' لوگ وحی و رسالت سے بے نیاز و مستغنی ہیں' اس لیے کہ لوگ خدا کو عقل سے پہچانتے ہیں پھر جب کہ عقل منعم کی معرفت کے لیے آلہ (ذریعہ) ہے تو شکر منعم جو کہ اصل عبادت ہے' وہ بھی عقل سے حاصل ہو سکتی ہے' اس لیے کہ معرفت منعم اصل ہے اور عبادت اس کی فرع ہے' جب معرفت جو اصل ہے وہ عقل سے حاصل ہوتی ہے تو فرع

فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب

فیضانِ شریعت

(جلد اوّل)

شرح

بہارِ شریعت

مصنف

حضرت مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ

اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی

شارح

علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اُردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فیضانِ شریعت
شرح
بہارِ شریعت

مصنف
حضرت مولانا محمد امجد علی

شارح
محمد ناصر الدین ناصر

جلد اوّل

بار اول	....	مئی 2017
پرنٹرز	....	آر۔ آر پرنٹرز
سرورق	....	النافع گرافکس
تعداد	....	600/-
ناشر	....	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	....	/= روپے

ملنے کے پتے

فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار ، لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

عقائد متعلّقہ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات وصفات کا جاننا ضروری ہے، کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے، اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال، کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کُفر ہے اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہوجائے (1)۔

---

(1) اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

سب سے اعلیٰ، سب سے اَولی

بایں ہمہ (کہ اُس کی ذاتِ کریم دوسری ذوات کی مناسبت سے منزا ہے اور اس کی صفاتِ عالیہ اوروں کی صفات کی مشابہت سے مبّرا) اس نے اپنی حکمت کاملہ (ورحمت شاملہ) کے مطابق عالم (یعنی ماسوی اللہ) کو جس طرح وہ (اپنے علم قدیم ازلی سے) جانتا ہے۔ ایجاد فرمایا (تمام کائنات کو خلعت وجود بخشا۔ اپنے بندوں کو پیدا فرمایا انہیں کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں زبان وغیرہ عطا فرمائے اور انہیں کام میں لانے کا طریقہ الہام فرمایا۔ پھر اعلیٰ درجہ کے شریف جوہر یعنی عقل سے ممتاز فرمایا جس نے تمام حیوانات پر انسان کا مرتبہ بڑھایا۔ پھر لاکھوں باتیں ہیں جن کا عقل ادراک نہیں کرسکتی تھی۔ لہذا انبیاء بھیج کر کتابیں اتار کر ذرا ذرا سی بات بتادی۔ اور کسی کو عذر کی کوئی جگہ باقی نہ چھوڑی) اور مکلّفین کو (جو تکلیف شرعی کے اہل، امر ونہی کے خطاب کے قابل، بالغ عاقل ہیں) اپنے فضل وعدل سے دو فرقے کردیا فریق فی الجنۃ۔ ا۔ (ایک جنتی وناجی، جس نے حق قبول کیا) وفریق فی السعیر۔ ۲۔ (دوسرا جہنمی وہالک، جس نے قبولِ حق سے جی چرایا۔) اور جس طرح پرتو وجود (موجود حقیقی جل جلالہ) سے سب نے بہرہ پایا (اور اسی اعتبار سے وہ ہست وموجود کہلایا) اسی طرح فریق جنت کو اس کے صفات کمالیہ سے نصیبہ خاص ملا (دنیا وآخرت میں اس کے لیے فوز وفلاح کے دروازے کھلے اور علم وفضل خاص کی دولتوں سے اس کے دامن بھرے) دبستان (مدرسہ) علّمك مالم تكن تعلم۔ ۳۔ (اور دار العلوم علّم الانسان مالم يعلم ۴۔ میں تعلیم فرمایا (کہ جو کچھ وہ نہ جانتا تھا اُسے سکھایا پھر) وکان فضل الله عليك عظيما۔ ۵۔ نے اور رنگ آمیزیاں کیں (کہ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم اس پر جلوہ گستر رہا، (ا۔ القرآن الکریم ۴۲ / ۷) (۲۔ القرآن الکریم ۴۲ / ۷) (۳۔ القرآن الکریم ۴ / ۱۱۳) (۴۔ القرآن الکریم ۹۶ / ۵) (۵۔ القرآن الکریم ۴ / ۱۱۳)

مولائے کریم نے گونا گوں نعمتوں سے اسے نوازا۔ بے شمار فضائل ومحاسن سے اسے سنوارا۔ قلب وقالب، جسم وجان، ظاہر وباطن کو رذائل اور خصائل قبیحہ مذمومہ سے پاک صاف اور محامد واخلاق حسنہ سے اسے آراستہ وپیراستہ کیا۔ اور قرب خداوندی کی راہوں پر اُسے ڈال دیا) اور یہ سب تصدق (صدقہ وطفیل) ایک ذات جامع البرکات کا تھا جسے اپنا محبوب خاص فرمایا۔ (مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ ←

تمام خلق حتیٰ کہ نبی و مرسل و ملک مقرب جویائے رضائے الٰہی ہے اور وہ ان کی رضا کا طالب)
مرکز دائرہ (کُن) و دائرہ مرکز کاف ونون بنایا، اپنی خلافت کاملہ کا خلعتِ رفیع المنزلت اُس کے قامتِ موزوں پر سجایا کہ تمام افرادِ کائنات اس کے ظل ظلیل (سایہ ممد ورافت) اور ذیل جلیل (دامن معمور رحمت) میں آرام کرتے ہیں۔ اعاظم مقربین (کہ اُس کی بارگاہِ عالی جاہ میں قربِ خاص سے مشرف ہیں) (ان) کو (بھی) جب تک اس مامن جہاں (پناہ گاہِ کون و مکان) سے توسل نہ کریں (انہیں اس کی جناب والا میں وسیلہ نہ بنائیں) بادشاہ (حقیقی عزّ اسمہ وجل مجدہ) تک پہنچنا ممکن نہیں کنجیاں، خزائنِ علم وقدرت، تدبر وتصرف کی، اس کے ہاتھ میں رکھیں، عظمت والوں کو مہ پارے (چاند کے ٹکڑے، روشن تارے) اور اس کو اس نے آفتاب عالم تاب کیا کہ اس سے اقتباس انوار کریں (عرفان و معرفت کی روشنیوں سے اپنے دامن بھریں) اور اس کے حضور اناز بان پر (اور اپنے فضائل ومحاسن، ان کے مقابل، شمار میں) نہ لائیں اس (محبوب اجل واعلیٰ) کے سراپردہ عزت واجلال کو وہ عزت ورفعت بخشی کہ عرش عظیم جیسے ہزاراں ہزار اس میں یوں گم ہوجائیں جیسے بیدائے ناپیدا کنار (وسیع وعریض بیابان، جس کا کنارہ نظر نہ آئے اس) میں ایک شلنگ ذرہ کم مقدار (کہ لق ودق صحرا میں اس کی اُڑان کی کیا وقعت اور کیا قدرت ومنزلت)
علم وہ وسیع وغزیر (کثیر در کثیر) عطا فرمایا کہ علومِ اوّلین وآخرین اس کے بحرِ علوم کی نہریں یا جوشش فیوض کے چھینٹے قرار پائے (شرق تا غرب، عرش تا فرش انہیں دکھایا، ملکوت السموٰت والارض کا شاہد بنایا) روزِ اوّل سے روزِ آخر تک کا، سب ماکان وما یکون انہیں بتایا) ازل سے ابد تک تمام غیب وشہادت (غائب وحاضر) پر اطلاع تام (وآگاہی تمام انہیں) حاصل، الا ماشاء اللہ (اور ہنوز ان کے احاطہ علم میں وہ ہزار در ہزار، بے حد وبے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت وہ جانیں یا اُن کا عطا کرنے والا اُن کا مالک ومولیٰ جل وعلا) بصر (ونظر) وہ محیط (اور اس کا احاطہ اتنا بسیط) کہ شش جہت مقابل (کہ بصارت کو ان پر اطلاع تام حاصل) دنیا اس کے سامنے اٹھالی کہ تمام کائنات تا بروزِ قیامت، آنِ واحد میں پیش نظر (تو وہ دنیا کو اور جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے اپنی ہتھیلی کو، اور ایمانی نگاہوں میں نہ یہ قدرت الٰہی پر دشوار نہ عزت ووجاہت انبیاء کے مقابل بسیار) سمع والا کے نزدیک پانچ سو برس راہ کی صدا جیسے کان پڑی آواز ہے اور (بعطائے قادرِ مطلق) قدرت (واختیارات) کا تو کیا پوچھنا، کہ قدرت قدیر علی الاطلاق جل جلالہ کی نمونہ وآئینہ ہیں، عالم علوی وسفلی (اقطار واطراف زمین وآسمان) میں اس کا حکم جاری۔ فرمانروائی کن کو اس کی زباں کی پاسداری، مردہ کو قم کہیں (کہ بحکم الٰہی کھڑا ہوجا تو وہ) زندہ اور چاند کو اشارہ کریں (تو) فوراً دو پارہ ہو۔ جو (یہ) چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔
منشورِ خلافت مطلقہ (تامہ، عامہ، شاملہ، کاملہ) وتفویض تام کا فرمان شاہی) ان کے نام نامی (اسم گرامی) پر پڑھا گیا اور سکہ وخطبہ ان کا ملاءِ ادنیٰ سے عالم بالا تک جاری ہوا۔ (تو وہ اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں اور تمام ماسوی اللہ تمام عالم ان کے تحت تصرف ان کے زیر اختیار، ان کے سپرد کہ جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں اور جس سے جو چاہیں واپس لیں تمام جہان میں کوئی ان کا پھیرنے والا نہیں اور ہاں کوئی کیونکر ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا۔ تمام جہان ان کا محکوم اور تمام آدمیوں کے وہ مالک، جو نہیں ←

اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنت سے محروم ہے۔ ملکوت السموات والارض ان کے زیر فرمان، تمام زمین اُن کی ملک اور تمام جنت ان کی جاگیر) دنیا و دیں میں جو جسے ملتا ہے ان کی بارگاہِ عرش اشتباہ سے ملتا ہے۔ (جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور ہی کی عطا کا ایک حصہ ہے۔ ؎

فانّ من جودك الدنيا و ضرّتها ۱؎ (بے شک دُنیا وآخرت آپ کے جود وسخا سے ہے)

(۱؎ مجموع المتون، قصیدۃ بردۃ فی مدحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، الشئون الدینیہ، دولۃ قطر، ص ۱۰)

تو تمام ماسوی اللہ نے جو نعمت، دنیاوی و اخروی، جسمانی یا روحانی، چھوٹی یا بڑی پائی انہیں کے دستِ عطا سے پائی۔ انہیں کے کرم، انہیں کے طفیل، انہیں کے اسطے سے ملی۔ اللہ عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھوں ملا، ملتا ہے اور ابدالاباد تک ملتا رہے گا جس طرح دین وملت، اسلام وسنت، صلاح وعبادت، زہد وطہارت اور علم ومعرفت ساری دینی نعمتیں ان کی عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ یونہی مال و دولت، شفاء وصحت، عزت و رفعت اور فرزند وعشرت یہ سب دنیاوی نعمتیں بھی انہیں کے دستِ اقدس سے ملی ہیں۔

قال الرضا: ؎

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے حاشا غلط غلط، یہ ہوس بے بصر کی ہے ۱؎

وقال الفقیر ؎

بے اُن کے توسُل کے، مانگے بھی نہیں ملتا بے اُن کے توسط کے، پرسش ہے نہ شنوائی

وہ بالا دست حاکم کہ تمام ماسوی اللہ ان کا محکوم اور ان کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں۔ (ملکوت السمٰوات والارض میں ان کا حکم جاری ہے، تمام مخلوقِ الٰہی کو ان کے لیے حکمِ اطاعت وفرمانبرداری ہے وہ خدا کے ہیں، اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے۔ ؎

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا، تیرا ۲؎

(۱؎ حدائق بخشش، حاضری بارگاہ بہیں جائے حصہ اول مکتبہ رضویہ کراچی، ص ۹۴) (۲؎ حدائق بخشش، وصل اول درنعت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حصہ اول مکتبہ رضویہ کراچی ص ۲)

جو سر ہے اُن کی طرف جھکا ہوا، اور جو ہاتھ ہے وہ ان کی طرف پھیلا ہوا۔)

سب اُن کے محتاج اور وہ خدا کے محتاج (وہی بارگاہِ الٰہی کے وارث ہیں اور تمام عالم کو انہیں کی وساطت سے ملتا ہے) قرآن عظیم ان کی مدح وستائش کا دفتر (اور) نام ان کا ہر جگہ نامِ الٰہی کے برابر۔ ؎

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر ذکر اونچا ہے ترا، بول ہے بالا تیرا۔ ۳؎

(۳؎ حدائق بخشش وصل چہارم، درمناکحت اعداء الخصہ اول مکتبہ رضویہ کراچی ص ۹)

احکام تشریعیہ، شریعت کے فرامین، اوامر ونواہی سب ان کے قبضہ میں، سب ان کے سپرد، جس بات میں جو چاہیں اپنی طرف سے فرمادیں، وہی شریعت ہے، جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں، اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کردیں، اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں وہی شرع ہے، ←

....

غرض وہ کارخانہ الٰہی کے مختار کل ہیں، اور خسر وانِ عالم اس کے دستِ نگر و محتاج)

(وہ کون؟) اعنی سیّد المرسلین (رہبر رہبراں)، خاتم النبیین (خاتم پیغمبراں) رحمۃ للعلمین (رحمتِ ہر دو جہاں)، شفیع المذنبین (شافع خطا کاراں،) قائد الغر المحجلین (ہادی نوریاں وروشن جبیناں)، سر اللہ المکنون (رب العزت کا راز سربستہ) دُرّ اللہ المخزون (خزانہ الٰہی کا موتی، قیمتی و پوشیدہ) سرور القلب المحزون (ٹوٹے دلوں کا سہارا) عالم ماکان ومایکون (ماضی و مستقبل کا واقف کار) تاج الاتقیاء (نیکوکاروں کے سرکا تاج) نبی الانبیاء (تمام نبیوں کا سرتاج) محمد المصطفیٰ) رسول رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین۔

بایں ہمہ (فضائل جمیلہ وفواضل جلیلہ ومحاسنِ حمیدہ ومحامد محمودہ وہ) خدا کے بندہ ومحتاج ہیں (اور یسئلہ من فی السمٰوٰت والارض ا؎ کے مصداق۔ حاش للہ کہ عینیت یا مثلیت کا گمان (توگمان یہ وہم بھی ان کی ذاتِ کریمہ، ذاتِ الٰہی عزشانہ کی عین یا اس کے مثل ومماثل یا شبیہ ونظیر ہے) کافر کے سوا مسلمان کو ہو سکے۔ خزانہ قدرت میں ممکن۔ (وحادث ومخلوق) کے لیے جو کمالات متصور تھے (تصور وگمان میں آسکتے تھے یا آسکتے ہیں) سب پائے کہ دوسری کو ہم عنانی (وہمسری اور ان مراتب رفیعہ میں برابری) کی مجال نہیں، مگر دائرۂ عبدیت وافتقار (بندگی واحتیاج) سے قدم نہ بڑھا، نہ بڑھا سکے۔ العظمۃ للہ خدائے تعالیٰ سے ذات وصفات میں مشابہت (ومماثلت) کیسی۔ (اس سے مشابہ ومماثل ہونے کا شبہ بھی اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل ایمان منزل میں اس کا خطرہ گزر سکے، جب کہ اہل حق کا ایمان ہے کہ حضور اقدس سرور عالم عالم اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ان احساناتِ الٰہی کا جو بارگاہ الٰہی سے ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر لمحہ ان کی بارگاہِ بیکس پناہ پر مبذول رہتے ہیں، ان انعامات اور ان) نعمائے خداوندی کے لائق جو شکر وثناء ہے اسی پورا پورا بجانہ لا سکے نہ ممکن کہ بجالائیں کہ جو شکر کریں وہ بھی نعمت آخر موجب شکر دیگر الٰی مالا نہایۃ لہ نعم وانضال خداوندی (ربانی نعمتیں اور بخششیں خصوصاً آپ پر) غیر متناہی ہیں۔ ان کی کوئی حد ونہایت نہیں، انہیں کوئی گنتی وشمار میں نہیں لاسکتا۔ قال اللہ تعالیٰ وللاخرۃ خیر لك من الاولی۔ ۲؎ (اے نبی بے شک ہر آنے والا لمحہ تمہارے لیے گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر ہے اور ساعت بساعت آپ کے مراتب رفیعہ ترقیوں میں ہیں) مرتبہ قاب قوسین او ادنیٰ ا؎

(ا؎ القرآن الکریم ۵۵/۲۹) (۲؎ القرآن الکریم ۹۳/۴) (ا؎ القرآن الکریم ۵۳/۹)

کا پایا۔ (اور یہ وہ منزل ہے کہ نہ کسی نے پائی اور نہ کسی کے لیے ممکن ہے اس تک رسائی وہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ شب اسریٰ مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا۔) ۲؎ قسم کھانے کو فرق کا نام رہ گیا۔

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو! تم اول آخر کے پھیر میں ہو

محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے، کدھر گئے تھے۔ ۳؎

دیدار الٰہی بچشم سر دیکھا، کلام الٰہی بے واسطہ سنا، (بدن اقدس کے ساتھ، بیداری میں، اور یہ وہ قرب خاص ہے کہ کسی نبی مرسل وملک مقرب کو بھی نہ کبھی حاصل ہوا اور نہ کبھی حاصل ہو) (۲؎ صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما قدیمی ←

....

کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۲۰)(۳ـ حدائق بخشش معراج نظم نذر گدا بحضور سلطان الانبیاء الخ حصہ اول مکتبہ رضویہ کراچی ص ۱۰۵)

محملِ لیلٰی (ادراک سے ماوراء) کروڑوں منزل سے کروڑوں منزل (دُور) (اور) خردخردہ میں (عقل نکتہ دان، دقیقہ شناس) دنگ ہے۔ (کوئی جانے تو کیا جانے اور کوئی خبر دے تو کیا خبر دے) نیا سماں ہے نیا رنگ) (ہوش وحواس ان وسعتوں میں گم اور دامانِ نگاہ تنگ) قُرب میں بعد (نزدیکی میں دوری) بعد میں قرب (دوری میں نزدیکی) وصل میں ہجر (فرقت میں وصال) ع

عجب گھڑی تھی کہ وصل وفرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے۔ ۴ـ

عقل وشعور کو خود اپنا شعور نہیں، دست وپابستہ خود گم کردہ حواس ہے، ہوش وخرد کو خود اپنے لالے پڑے ہیں وہم وگمان دوڑیں تو کہاں تک پہنچیں، ٹھوکر کھائی اور گرے ۔

سراغ این ومتٰی کہاں تھا، نشان کیف والٰی کہاں تھا

نہ کوئی راہی، نہ کوئی ساتھی، نہ سنگ منزل، نہ مرحلے تھے۔ ۵ـ

جس راز کو اللہ جل شانہ ظاہر نہ فرمائے بے بتائے کس کی سمجھ میں آئے اور کسی بے وقار کی کیا مجال کہ درون خانہ خاص تک قدم بڑھائے)

(۴ـ حدائق بخشش معراج نظم نذر گدا بحضور سلطان الانبیاء الخ حصہ اول مکتبہ رضویہ کراچی ص ۱۱۰)(۵ـ حدائق بخشش معراج نظم نذر گدا بحضور سلطان الانبیاء الخ حصہ اول مکتبہ رضویہ کراچی ص ۱۱۰)

گوہر شناور دریا (گویا موتی پانی میں تیر رہا ہے) مگر (یوں کہ) صدف (یعنی سیپی) نے وہ پردہ ڈال رکھا ہے کہ نم سے آشنا نہیں (قطرہ تو قطرہ، نمی سے بھی بہرہ ور نہیں) اے جاہلِ ناداں، علم (وکنہ حقیقت) کو علم والے پر چھوڑ اور اس میدان دشوار جولان سے (جس سے سلامتی سے گزر جانا جوئے شیر لانا ہے اور سخت مشقتوں میں پڑنا) سمندِ بیان (کلام وخطاب کی تیز وطرار سواری) کی عنان (باگ دوڑ) موڑ (اس والا جناب کی رفعتوں، منزلتوں اور قُربتوں کے اظہار کے لیے) زبان بند ہے پر اتنا کہتے ہیں کہ خلق کے آقا ہیں، خالق کے بندے، عبادت (وپرستش) ان کی کفر (اور ناقابلِ معافی جرم) اور بے ان کی تعظیم کے حبط (برباد، ناقابل اعتبار، منہ پر مار دیئے جانے کے قابل) ایمان ان کی محبت وعظمت کا نام (اور فعل تعظیم، بعد ایمان، ہر فرض سے مقدم) اور مسلمان وہ جس کا کام ہے نامِ خدا کے ساتھ، ان کے نام پر تمام والسلام علی خیر الانام والال والاصحاب علی الدوام۔

عقیدہ ثالثہ .... صدر نشینانِ بزم عزّ وجاہ

اس جناب عرش قباب کے بعد (جن کے قبہ اطہر اور گنبدِ انور کی رفعتیں عرش سے ملتی ہیں) مرتبہ ادر انبیاء ومرسلین کا ہے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کہ باہم ان میں تفاضل (اور بعض کو بعض پر فضیلت) مگر ان کا غیر، گو کسی مرتبہ ولایت تک پہنچے، فرشتہ ہو (اگر چہ مقرب خواہ آدمی صحابی ہو خواہ اہلبیت (اگر چہ مکرم تر ومعظم ترین) ان کے درجے تک (اس غیر کو) وصول محال، جو قرب الٰہی انہیں حاصل، کوئی اس تک فائز نہیں، اور جیسے یہ خدا کے محبوب، دوسرا ہرگز نہیں، یہ وہ صدر (وبالا) نشینانِ بزم عز وجاہ ہیں (اور والا مقامانِ محفل عزت ووجاہت اور مقربانِ حضرت عزت) کہ رب العالمین تبارک وتعالیٰ خود ان کے مولیٰ وسردار (نبی مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القرار) کو حکم ←

عقیدہ (۱): نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو (2) اور رسول بشر ہی کے

فرماتا ہے: اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ ۔ اے (اللہ اللہ! کوئی کیا اندازہ کرسکتا ہے اس مقدس ذات برگزیدہ صفات کا جسے اس کے رب تبارک وتعالیٰ نے محامد جمیلہ، محاسن جلیلہ، اخلاقِ حسنہ، خصائل محمودہ سے نوازا، سرِ اقدس پر محبوبیت کبریٰ کا تاج والا ابتہاج رکھا، جسے خلافتِ عظمیٰ کا خلعت والا مرتبت پہنایا جس کے طفیل ساری کائنات کو بنایا، جس کے فیوض و برکات کا دروازہ تمام ماسوی اللہ کو دکھایا۔ انہیں سے یہ خطاب فرمایا کہ) یہ وہ ہیں جنہیں خدا نے راہ دکھائی تو تو ان کی پیروی کر۔ اور فرماتا ہے: فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا ۔ اے تو پیروی کر شریعتِ ابراہیم کی، جو سب ادیانِ باطلہ سے کنارہ کش ہوکر دینِ حق کی طرف جھک آیا۔

(اے القرآن الکریم ۶/ ۹۰) (اے القرآن الکریم ۳/ ۹۵)

(غرض انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم الدین میں سے، ہر نبی، ہر رسول بارگاہِ عزت جل مجدہ میں بڑی عزت و وجاہت والا ہے، اور اس کی شان بہت رفیع، ولہذا ہر نبی کی تعظیم فرضِ عین بلکہ اصل جملہ فرائض ہے اور) ان کی ادنیٰ توہین مثل سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کفرِ قطعی (ان میں سے کسی کی تکذیب وتنقیص، کسی کی اہانت، کسی کی بارگاہ میں ادنیٰ گستاخی ایسے ہی قطعاً کفر ہے جیسے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جناب پاک میں گستاخی و دریدہ دہنی، والعیاذ باللہ تعالیٰ) اور کسی کی نسبت، صدیق ہوں خواہ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان (حضرات قدسی صفات) کی خادمی وغاشیہ برادری (اطاعت وفرمانبرداری کہ یہ ان کے پیش خدمت واطاعت گزار ہیں، اس) سے بڑھا کر (افضلیت وبرتری درکنار) دعویٰ ہم سری (کہ یہ بھی مراتب رفیعہ اور ان کے درجاتِ علیہ میں ان کے ہمسر وبرابر ہیں) محض بے دینی (الحاد وزندیقی ہے) جس نگاہِ اجلال وتوقیر (تکریم وتعظیم) سے انہیں دیکھنا فرض (ہے اور دائمی فرض) حاشا کہ اس کے سوحصے سے ایک حصہ (۱۰۰/۱) دوسرے کو دیکھیں آخر نہ دیکھا کہ صدیق ومرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس سرکار ابد قرار (وسرِ ہر کاز) کے غلام ہیں، اسی کو حکم ہوتا ہے ان کی راہ پر چل اور ان کی اقتداء سے نہ نکل (تا بہ دیگراں چہ رسد)

(اے عقل خبردار! یہاں مجال دم زدن نہیں) (فتاوی رضویہ، جلد ۲۹، ص ۳۴۵۔ ۳۵۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(2) اللہ عزوجل کسی کا محتاج نہیں

پیارے بھائیو! اللہ عزوجل ہر چیز پر قادِر ہے، وہ ہرگز ہرگز کسی کا محتاج نہیں، اُس نے اپنی قُدرتِ کامِلہ سے اِس دُنیا کو بنایا، اِسے طرح طرح سے سَجایا اور پھر اِس میں انسانوں کو بسایا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے وَقتاً فَوقتاً رُسُل وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مَبعُوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ وہ اگر چاہے تو انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اِصلاح کرسکتا ہے، لیکن اُس کی مَشیّت (یعنی مرضی) کچھ اِس طرح ہے کہ میرے بندے نیکی کی دعوت دیں، میری راہ میں مَشقّتیں جھیلیں اور میری بارگاہِ عالی سے دَرَجاتِ رَفیعہ (یعنی بلند درجے) حاصل کریں۔ چنانچہ اللہ عزوجل اپنے رَسُولوں اور نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نیکی کی دعوت کیلئے دُنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مَبعُوث کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلسِلۂ نُبُوّت ختم فرمایا۔

نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں ←

ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔(3)

عقیدہ (۲): انبیا سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت(4)۔

(شرح العقائد نسفیہ ص ۱۷۷،۱۷۶) نبی وہ ہے جس کی طرف وحی شرع کی گئی ہو اور رسول وہ ہے جو وحی شرع کے ساتھ ساتھ مامور بالتبلیغ بھی ہو۔ لہٰذا ہر رسول نبی ہے مگر اس کا عکس نہیں (یعنی ہر نبی رسول نہیں)۔(المعتقد المنتقد، ۱۰۵)

(3) وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا (پ12، ھود:69)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا (پ22، فاطر:1)

ترجمۂ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول کرنے والا۔

(4) وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا (پ17، الانبیاء:7)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد۔

شانِ نزول

اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ انہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (پ14، النحل:43)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے۔

شانِ نزول:

اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنہیں چاہے۔

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ اللہ کے بندے نہیں وہ قطعاً کافر ہے،

اشھد ان محمد عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم. قال اللہ تعالی وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ ۱، وقال تعالی تبارك الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ۲، وقال تعالی سبحن الذی اسری بعبدہ ۳، وقال تعالی وان کنتم فی ریب ممانزلنا علی عبدنا ۴، وقال تعالی الحمد للہ الذی انزل علی ←

عقیدہ (۳): اللہ عزوجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں (5)، اُس نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیا بھیجے۔ (6)

عبدہ الکتٰب ۵، وقال تعالٰی فاوحٰی الٰی عبدہ مآ اوحٰی ۱۰۔ میں گواہی دیتا ہوں بلاشبہہ حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے پر اتارا۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری۔ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (۱۔ القرآن الکریم ۷۲ / ۱۹) (۲۔ القرآن الکریم ۲۵ / ۱) (۳۔ القرآن الکریم ۱۷ / ۱) (۴۔ القرآن الکریم ۲ / ۲۳) (۵۔ القرآن الکریم ۱۸ / ۱) (۶۔ القرآن الکریم ۵۳ / ۱۰)

اور جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صورت ظاہری بشری ہے حقیقت باطنی بشریت سے ارفع واعلٰی ہے یا یہ کہ حضور اوروں کی مثل بشر نہیں وہ سچ کہتا ہے اور جو مطلقاً حضور سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے،

قال تعالٰی قل سبحٰن ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ۱۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (۱۔ القرآن الکریم ۱۷ / ۹۳)

اللہ تعالٰی نے فرمایا: تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، ص ۳۵۷۔ ۳۵۸ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(5) اعلٰی حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

اے اللہ! ہمارے پروردگار! اور حمد تیری ذات کے زیادہ لائق ہے بنسبت اس کے جو بندے نے کہا۔ اور ہم سب تیرے بندے ہیں، جو تُو نے عطا فرمایا اُسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جسے تُو نے روک دیا اُسے کوئی دینے والا نہیں، اور تیرے فیصلے کو کوئی رد کرنے والا نہیں اور تیرے سامنے کسی تونگر کی تونگری اُس کے لیے نافع نہیں، اور تیرے سامنے کسی تونگر کی تونگری اسکے لیے نافع نہیں، تیرے لیے ہی حمد ہے اس پر جو تو نے ہدایت دی، معاف فرمایا، عافیت دی، عطا فرمایا اور والی بنایا، تو برکت والا ہے اور برتر ہے، اے رب کعبہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں، تیرے دردناک عذاب سے تیری ذات کی پناہ مانگتے ہوئے اور اس پر گواہی دیتے ہوئے کہ اللہ برتر وعظیم کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی قوت تُو عزت والا غالب ہے، کوئی بھاگنے والا تیرے قابو سے [illegible] اور جو تُو روک دے کوئی طالب اس کو پا نہیں سکتا تجھ پر کچھ بھی واجب نہیں، تُو نے تقدیریں مقدر فرمائیں اور ادوار کو گردش دی۔

(فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، ص ۳۵۷۔ ۳۵۸ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(6) پیارے بھائیو! اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ کسی بھی معاملہ میں ہرگز ہرگز کسی کا محتاج نہیں۔ اُس نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا کو بنایا پھر اس کو طرح طرح سے سجایا اور پھر انسانوں کو اس میں بسایا اور انسانوں کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً رسل وانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ وہ اگر چاہے تو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اصلاح کرسکتا ہے۔ لیکن اُس کی ←

عقیدہ (۴): نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے، خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔(7)

عقیدہ (۵): بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر(8)، زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر(9)، اِنجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر(10)، قرآنِ عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حضور پُر نور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔(11) کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ اللہ (عزوجل) ایک، اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔

مشیت ہی کچھ اسطرح ہے اور اُس نے یہی پسند فرمایا کہ میرے بندے ہی نیکی کی دعوت دیں اور برائی سے منع کریں۔ اور اس طرح وہ میری راہ میں مشقتیں جھیلیں اور میری بارگاہ عالی سے درجات رفیعہ حاصل کریں۔ چنانچہ نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے منصب عالی کی بجا آوری کے لئے اللہ عزوجل اپنے رسولوں اور نبیوں علیہم الصلوۃ والسلام کو دنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم فرمایا۔

(7) وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا (پ25، الشوریٰ:51)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر۔

اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یعنی بے واسطہ اس کے دل میں القا فرما کر اور الہام کر کے بیداری میں یا خواب میں، اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں اِلَّا وَحْیًا سے یہی مراد ہے، اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع متکلم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبحِ فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى میں بیان ہے، یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں، انبیاء کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں۔ (تفسیر ابی السعود و کبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ)

(8) اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ (پ6، المائدہ 44)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر۔

(9) وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (پ15، بنی اسرآئیل 55)

ترجمۂ کنز الایمان: اور داوٗد کو زبور عطا فرمائی۔

(10) وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ. (پ6، المائدہ 46)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے اُسے انجیل عطا کی۔

(11) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝ (پ29، الدھر 23)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے تم پر قرآن بتدریج اتارا۔

عقیدہ (٦): سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں، اُن میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے (12)، مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالٰی نے اُمت کے سپرد کی تھی، اُن سے اُس کا حفظ نہ ہوسکا، کلامِ الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا باقی نہ رہا، بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ اُن میں تحریفیں کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔ (13)

---

(12) كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (پ3، البقرہ285)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ اصول و ضروریاتِ ایمان کے چار مرتبے ہیں۔ (١) اللہ تعالٰی پر ایمان لانا یہ اسطرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحد اَحَدْ ہے اسکا کوئی شریک و نظیر نہیں اس کے تمام اسمائے حسنہ وصفاتِ عُلیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شئے پر قدیر ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ (٢) ملائکہ پر ایمان لانا یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں معصوم ہیں پاک ہیں اللہ تعالٰی کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط ہیں۔ (٣) اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالٰی نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریقِ وحی بھیجیں بے شک و شبہہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر تبدیل تحریف سے محفوظ ہے اور محکم و متشابہ پر مشتمل ہے۔ (٤) رسولوں پر ایمان لانا اسطرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اُسنے اپنے بندوں کی طرف بھیجا اسکی وحی کے امین ہیں گناہوں سے پاک معصوم ہیں ساری خلق سے افضل ہیں ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔

(13) فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا (پ1، البقرہ79)

ترجمۂ کنز الایمان: تو خرابی ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں۔

شانِ نُزول:

اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سید انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء توریت و رؤساء یہود کو قوی اندیشہ ہوگیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور کا حلیہ اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء اور رؤساء کو چھوڑ دیں گے اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تحریف و تغییر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا۔ مثلاً توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوب رو ہیں بال خوب صورت آنکھیں سرمگیں قد میانہ ہے اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بتایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں آنکھیں کنجی نیلی بال الجھے ہیں۔ یہی عوام کو سناتے یہی کتابِ الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔ ←

لہٰذا جب کوئی بات اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے (14) اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت، مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب، بلکہ یوں کہیں کہ:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ.

اللہ (عزوجل) اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ (۷): چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے، لہٰذا قرآنِ عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذِمّہ رکھی، فرماتا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (15)

وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ (پ2، البقرہ 211)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پ3، آل عمران 71)

ترجمۂ کنزالایمان: اے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو اور حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ (پ3، آل عمران 78)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں۔

شانِ نزول

اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت و انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا۔

(14) وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ (پ21 العنکبوت 46)

اور اے مسلمانو کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو تمہاری طرف اُترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔

(15) پ ۱۴، الحجر: ۹

بے شک ہم نے قرآن اُتارا اور بے شک ہم اُس کے ضرور نگہبان ہیں۔ (16)

لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے (17)، کہ اس نے اُس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی۔

(16) اس آیت کے تحت مفسر شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالٰی نے قرآنِ کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآنِ کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے، ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو، ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفّار باوجود کمالِ عداوت کے اس کتابِ مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

(17) اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنت، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذو النورین یا دیگر صحابہ اہلسنت رضی اللہ تعالٰی عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ لفظ بدل دئے، کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرفِ بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔

اللہ عزوجل سورہ حجر میں فرماتا ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ۳؎

بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ (۳؎ القرآن الکریم ۱۵/ ۹)

بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ صفحہ ۴۲۸ میں ہے:

لحفظون ای من التحریف والزیادۃ والنقص۔ ۱؎

تبدیل وتحریف اور کمی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔ (ت)

(۱؎ انوار التنزیل المعروف بالبیضاوی تحت آیۃ انا نحن نزلنا الذکر الخ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۰۰)

جلالین شریف میں ہے:

لحفظون من التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقص۔ ۲؎

یعنی حق تعالٰی فرماتا ہے ہم خود اُس کے نگہبان ہیں اُس سے کہ کوئی اُسے بدل دے یا اُلٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے۔

(۲؎ تفسیر جلالین تحت آیۃ انا نحن نزلنا الذکر اصح المطابع دہلی ص ۲۱۱) ←